دین و دانش

فلسفۂ روزہ

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ

قولہ تعالیٰ: یاء یّھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصّیامُ کما کتبَ علی الذین من قبلکم • (القرآن)

ترجمہ: اے ایمان والو تم پر روزہ ایسا ہی فرض کیا گیا ہے جس طرح پہلے لوگوں پر فرض تھا۔

قولہ تعالیٰ:۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینٰت من الھدی والفرقان• فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ• ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر• یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر• ولتکملواالعدۃ ولتکبرو اللہ علی ماھداکم ولعلکم تشکرون۔

ترجمہ:۔ مہینہ رمضان کا ہے۔ جس میں نازل ہوا قرآن، ہدایت ہے واسطے لوگوں کے اور دلیلیں روشن راہ پانے کی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی۔ سو جو کوئی پاوے۔ تم میں سے اس مہینے کو تو ضرور روزے رکھے اس کے۔ اور جو کوئی ہو بیمار یا مسافر تو اس کو گنتی پوری کرنی چاہیے۔ اور دنوں سے اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی اور نہیں چاہتا تم پر دشواری۔ اور اس واسطے کہ تم پوری کرو گنتی اور تا کہ بڑائی کرو اللہ کی اس بات پر کہ تم کو ہدایت کی اور تا کہ تم احسان مانو۔

قرآن حکیم کی سالگرہ

لوح محفوظ سے قرآن حکیم کا نزول رمضان المبارک میں ہوا ہے۔ سارا قرآن حکیم ایک ہی مرتبہ آسمان دنیا پر نازل ہوا۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ ہر قوم میں ایک قاعدہ ہے کہ جس دن اس پر کوئی نعمت نازل ہو۔ اس کی یاد تازہ کرنے کے لئے سالگرہ مناتے ہیں۔ مثلاً یہود میں عاشوراء کا روزہ۔ عیسائیوں میں نزول مائدہ آسمانی کا دن۔ مسلمانوں کے لئے قرآن حکیم ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اس لئے اس کی سالگرہ رمضان المبارک

میں منائی جاتی ہے۔ چنانچہ سارے رمضان المبارک میں مسلمان رات کو قرآن حکیم سنتے ہیں۔ علاوہ اس کے اس نعمت عظمیٰ کے شکر میں دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ شکر نعمت میں روزہ رکھنا بھی سابقہ امتوں میں رائج تھا۔ جس طرح یہود میں عاشوراء کا روزہ اسی لیے رائج تھا کہ اس دن فرعون غرق ہوا۔ اور بنی اسرائیل نے نجات پائی تھی۔

تمام امتوں میں روزہ

قرآن حکیم میں ارشاد ہے

كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم (سورة البقره ركوع ٢٣)

ترجمہ: تم پر روزہ ایسا ہی فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض تھا۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کی شریعت میں بھی روزہ اسی طرح رکھا جاتا تھا۔ کہ روزہ کے دن کھانا پینا اور عورتوں سے صحبت کرنا حرام تھا۔ روزہ کا یہ طریقہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت تک یوں ہی رہا۔ چنانچہ ابتدا میں جب مسلمانوں پر روزہ فرض ہوا اور اس کی شرائط کا انہیں علم نہیں تھا تو اہل کتاب کی طرح روزہ رکھنا شروع کیا کہ افطار کے بعد سونے سے پہلے پہلے کھانے پینے وغیرہ سے فراغت پالیتے۔ سونے کے بعد پھر دوسرا روزہ شروع ہو جاتا۔ کچھ عرصہ کے بعد

احل لكم ليلة الصيام

والی آیت نے اس طرز کو منسوخ کیا۔

اوقات روزہ میں اختلاف

البتہ علم تاریخ کی ورق گردانی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روزہ کے اوقات ہر امت میں علیحدہ علیحدہ تھے مثلاً حضرت آدم علیہ السلام پر ہر مہینے کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ کو روزہ فرض تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ روزہ دار ہوتے تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے اور یہود پر عاشوراء اور ہر سنیچر کے علاوہ چند دن اور بھی فرض تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور دو دن افطار کرتے تھے۔ نصاریٰ پر در اصل رمضان کے روزے فرض تھے۔ لیکن جب انہیں سخت گرمی اور سردی کے روزے میں دقت محسوس ہوئی تو یہ فیصلہ کیا کہ موسم ربیع میں بجائے تیس کے پچاس رکھا کرینگے۔

روزہ کی صورت بغیر روح بیکار ہے

ہر عقلمند کا قاعدہ ہے۔ جب کوئی کام کرتا ہے اس کا فائدہ پہلے سوچ لیتا ہے۔ وہ فائدہ اس کی روح اور جان ہے لہذا روزے کی بھی ایک صورت ہے اور دوسری اسکی روح۔ صورت تو یہ ہے کہ صبح صادق سے لیکر غروب

آفتاب تک کھانا پینا ترک کر دیا جائے۔ عورت اور مرد آپس میں ملنے نہ پائیں لیکن اگر مقصد روزہ اس صورت کے اندر نہ پایا جائے۔ تو وہ بیکار ہے۔ چنانچہ بارگاہ نبوت سے ارشاد ہوتا ہے

من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه

ترجمہ: جس شخص نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالی کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی پرواہ نہیں (یعنی روزہ سے قرب الہی اور حصول رضاء مولیٰ کا جو نتیجہ مرتب ہونا چاہیئے (وہ نہیں ہو گا)

اور دوسری روایت میں مروی ہے

الغيبة تفطر الصائم

ترجمہ: گلہ کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ انتہی اس سے معلوم ہوا کہ روزے کی حالت میں جس طرح مذکورہ بالا افعال ناجائز ہیں۔ اسی طرح دوسرے کی غیبت جو زبان کا جرم ہے وہ بھی ممنوع ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ روزے کا مقصد فقط کھانے پینے سے روکنا ہی نہیں بلکہ اس سے بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔

روح روزہ

تعلیم مذہب کا یہ خاصہ ہے کہ انسان کے اندر اخلاق حسنہ پیدا ہوں صفات حمیدہ سے آراستہ ہو بداخلاقی سے اسے نفرت ہو۔ خواہشات نفسانی پر قابو پائے ضبط نفس اور تحمل کا خوگر ہو۔ فتنہ انگیزی سے باز آئے شرارت نہ کرنے پائے ان تمام خوبیوں کے پیدا کرنے کے لئے بہترین علاج یہی ہے کہ انسان کے حیوانی زہر کو نکال دیا جائے اس زہر کے نکالنے کا بہترین تریاق روزہ ہے۔ قوت حیوانی کی شدت سے تمام خرابیاں انسان کے اندر پیدا ہوتی ہیں اگر قوت حیوانی کو کمزور کر دیا جائے تو بہت سی برائیوں سے یقیناً انسان رک جائے گا چنانچہ اسی قاعدے سے اسلامی شریعت میں قوانین روزہ کو پرکھا جائے تو یقین ہو جاتا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روزے کے ذریعے سے اپنی امت کو اخلاق کے اعلیٰ معیار پر پہنچانے کی سعی فرمائی ہے۔

احادیث نبویہ ﷺ اور ان کی حکمتیں

پہلی حدیث

قوله صلى الله عليه وسلم فلا يرفث ولا يصخب فان سابه احد او قاتله فليقل انى صائم

ترجمہ:۔ روزہ دار نہ عورتوں سے میل جول کی باتیں کرے اور نہ شور و غل مچائے اگر اسے کوئی گالی بھی دے یا لڑائی کرے (تو خود اس کے مقابلے میں کچھ نہ کرے) اتنا کہدے کہ میں روزہ دار ہوں۔

شرح حدیث

ترک رفث میں اقوال و افعال شہوانی سے روکنا مراد ہے۔
ترک صخب میں درندوں کی طرح شور و غل کرنے سے روکنا مطلوب ہے۔
ترک سب میں مطلق اقوال قبیحہ سے روک تھام ہے۔
ترک قتل سے مراد مطلق افعال قبیحہ سے ممانعت ہے۔

انی صائم

روزہ دار پر جب کسی بیہودہ گو۔ ظالم اور جاہل کی طرف سے حملہ ہو تو اتنا کہدے (بشرطیکہ اس کہنے سے اس کی طبیعت میں ریا نہ آجائے) کہ مجھے روزہ ہے۔ اس لئے میں تمہارا مقابلہ کرنے سے معذور ہوں۔
بعض شارحین حدیث کا خیال ہے۔ کہ زبان سے کہنا بھی ضروری نہیں بلکہ دل میں روزے کا خیال کر کے مقابلہ سے باز رہے۔

دوسری حدیث

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الصیام جنۃ

ترجمہ: روزہ ڈھال ہے۔
ڈھال کے ذریعہ انسان دشمن کے وار سے بچتا ہے۔ پہلی حدیث شریف میں جو بیان ہوا ہے کہ روزہ دار اقوال و افعال شہوانی اور درندگی سے اپنے آپ کو بچائے۔ فتنہ و فساد کی آگ کو بجھائے (کیونکہ اگر گالی اور لڑائی کا جواب اسی طرح دیتا تو فتنہ بپا ہوتا۔ اب روزہ کے سبب سے وہ آگ بجھ گئی) حاصل یہ نکلا۔ کہ اس نے گویا روزے کی ڈھال سے شیطان اور نفس کے وار کو روکا۔

اخلاقی اور معاشرتی اصلاح

گزشتہ احادیث سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ روزہ دار کے اخلاق کا معیار اعلیٰ ہو جائیگا۔ ضبط نفس اور تحمل اس میں آئیگا۔ شرارت اور فتنہ سے اپنے آپ کو بچائیگا۔ دنیا میں اعلیٰ درجہ کا امن پسند اور مرنجان مرنج شریف نظر آئیگا۔ ساتھ ہی اس کے معاشرتی اصلاح بھی ہو جائیگی۔ جب ہر ایک مسلمان ان اوصاف حمیدہ سے مزین ہو گا۔ تو معاشرتی تعلقات میں کبھی بگاڑ پیدا ہی نہیں ہو گا۔ کیونکہ ہر سال ماہ رمضان میں روزہ رکھانے کی غرض ہی یہی ہے کہ سال بھر کے بعد پھر اس نصاب کی یاد تازہ ہو جائے۔

سیاسی فائدہ

دنیا میں ہمیشہ وہی قوم عزت سے زندہ رہ سکتی ہے۔ جس کے پاس حیات قومی کے اعلیٰ اصول ہوں۔ اور وہ ان کی پابندی کے لئے ہر مصیبت کو جھیلے۔ اور ہر مشقت کے سامنے سینہ سپر ہو۔ روزے میں اس بات کی مشق کرائی جاتی ہے کہ بارہ یا چودہ بلکہ بعض اوقات چوبیس گھنٹے بے آب و دانہ رہے۔ خواہ شدید گرمی کا موسم ہی کیوں نہ ہو۔ سحور کو آنکھ نہیں کھلتی اور روزہ چھوڑ نہیں سکتے۔ دن کے کاروبار کا حرج بھی نہیں کرسکتے۔ لیکن کاشتکار ملازمت پیشہ اور مزدور غرضیکہ ہر ایک کام والا باوجود سحور نہ کھانے کے اپنے اپنے کام میں مصروف ہے اور پھر اتنا ہی نہیں بلکہ دن کو یہ مشقت اور رات کو بیدار رہنا اور کافی وقت کھڑا ہو کر نماز تراویح ادا کرنا ہے۔

الحاصل

حاصل یہ نکلا کہ ہر مسلمان ایک فوجی سپاہی ہے بسکٹ اور کیک۔ سوڈا اور لیمونڈ تو بجائے خود رہے۔ بلکہ پانی پیئے اور کھانا کھائے بغیر اگر ضرورت پیش آجائے۔ تو دن اور رات کے چوبیس گھنٹے مسلسل کام کرسکتا ہے۔ اور اس بات کا بھی عادی ہے۔ کہ ان مصیبتوں میں وہ کسی پر احسان نہیں کررہا۔ بلکہ اسے محض اللہ تعالیٰ کی رضاء مطلوب ہے۔ چنانچہ فتوحات اسلامی میں اس قسم کے واقعات ملتے ہیں۔ کہ مسلسل چوبیس گھنٹے لڑائی جاری رہی دشمنان اسلام کے لشکر یکے بعد دیگرے آتے رہے اور مسلمان اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے جب تک میدان جیت نہیں لیا۔

پیغام فتح اسلام

جو قوم سطح زمین پر اپنے چالیس کروڑ افراد رکھتی ہو۔ اور وہ ان اصولوں کی پابند ہو جائے جو ارکان اسلام کے اندر انہیں سکھائے گئے ہیں اور پھر فیصلہ کرے کہ یا تخت یا تختہ۔ وہ قوم کبھی مٹ نہیں سکتی۔ بلکہ دنیا کی قوموں میں سردار ہو کر رہے گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اسکی پشت پناہی فرمائیگا۔ ظاہر و باطن اور زمین و آسمان کی تمام الٰہی طاقتیں اس کی خدمت کے لئے وقف ہو جائیں گی۔

ولو انهم اقاموا التوراة والانجيل وما انزل اليهم من ربهم لا كلوا من فوقهم ومن تحت ارجلهم۔ الاية

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

روزے کے اخروی فائدے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ ومن

قام رمضان ایمانا واحتساباً غفرلہ ماتقدم من ذنبہ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتساباً غفرلہ ماتقدم من ذنبہ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے روزہ رکھا درآنحالیکہ اس کے دل میں ایمان ہو۔ اور اللہ تعالی سے اجر پانے کے خیال سے رکھا اسکے سارے پہلے گناہ بخشے جائیں گے اور جو شخص رمضان کی راتوں میں عبادت کرے درآنحالیکہ ایماندار ہو اور ثواب پانے کا ارادہ رکھے۔ اس کے بھی پہلے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جس شخص نے لیلۃ القدر کی رات کو قیام کیا درآنحالیکہ ایماندار ہو اور اللہ تعالیٰ سے اجر پانے کا ارادہ رکھتا ہو اسکے بھی پہلے سارے گناہ معاف کردیئے جائینگے۔

حکمت مغفرت

روزے کے باعث سابقہ سارے گناہ معاف ہونے کی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ گویا روزہ دار زبان حال سے یہ کہہ رہا ہے۔ کہ اے اللہ میں نے کھانے پینے اور خواہشات نفسانی وغیرہ کے پورا کرنے میں جو تیری مرضی کے خلاف قدم اٹھایا ہے اس سے باز آتا ہوں اور تیری رضا حاصل کرنے کے لئے سب کو چھوڑتا ہوں۔ اور مسلسل روزہ رکھنے سے یہ ثبوت دیتا ہوں کہ تیری رضا کی پابندی مسلسل کرونگا۔ تیری مرضی کے خلاف خواہشات نفسانی کو ہمیشہ چھوڑ دونگا۔ اور رمضان شریف کے علاوہ شوال کے چھے روزے رکھ کر اس امر کا مزید ثبوت دیتا ہے کہ اے اللہ تو نے اپنی شفقت ورحمت سے اعلان کیا ہوا ہے کہ میں ہر نیکی کا دس گنا کم از کم اجر دوں گا۔ لہذا رمضان المبارک کے علاوہ چھے روزے شوال کے اس حساب سے کم از کم ۳۶۰ روزوں کا اجر پائیں گے۔ اور سال کے ۳۶۰ دن ہوتے ہیں تو گویا کہ میں تیری رضا حاصل کرنے کے لئے سارا سال ہی روزہ دار رہا

ربنا تقبل منا واعف عنا

علیٰ ہذا القیاس رمضان المبارک کی راتوں کے قیام کی بھی یہی غرض ہے۔ کہ اے اللہ میں نے تیرے قرآن حکیم سے جو اعراض کیا ہے۔ اس سے تائب ہو کر تمسک بالقرآن کرنے کا عملی ثبوت دیتا ہوں (گویا کہ نمازی اپنے عمل سے یہ ثابت کر رہا ہے) اور مسلسل قیام کرنے سے عملاً یہ ثابت کر رہا ہے کہ میرا تمسک بالقرآن آئندہ ہمیشہ کے لئے رہے گا۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن ادم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبعماء تہ ضعف (قال اللہ تعالیٰ) الا الصوم فانہٗ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرۃ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فم الصائم اطیب عنداللہ من ریح المسک والصیام جنۃ واذا کان یوم صوم احدکم فلایرفث

ولایصخب فان سابه احد اوقاتله فلیقل انی امرء صائم، متفق علیہ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی گئی ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے انسان کے ہر نیک عمل کا کئی گناہ زیادہ اجر ملتا ہے۔ ہر نیکی کم از کم دس درجہ پاتی ہے۔ اور سات سو درجہ تک بھی اللہ تعالیٰ عمل کا اجر بڑھا دیتے ہیں (غرضیکہ ہر عمل کا اخلاص وللہیت اور اسکے منافع اور نتائج کے لحاظ سے اجر ملتا ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا (بروایت دیگر میں ہی اسکا بدلہ ہوں) روزہ دار اپنی خواہشات نفسانی اور کھانا میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک روزہ افطار کرتے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری اپنے رب کی ملاقات کے وقت حاصل ہوگی اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے بھی بہتر ہے۔ اور روزہ (شیطان کا وار روکنے کیلئے) ڈھال ہے جس دن کسی کو روزہ ہو۔ تو عورتوں سے میل جول کی باتیں نہ کرے۔ اور بیہودہ شور وغل نہ مچائے۔ اگر اسے کوئی گالی دے یا لڑائی کرے۔ تو کہدے کہ میں روزہ دار ہوں (لیکن لڑائی نہ کرے) انتہیٰ

حکمت انا اجزی به

ہر عمل صالح کی ایک جزائے خیر ہے اور روزے کی جزاء ذات حق جل وعلیٰ خود دیتا ہے۔ (یا بنتا ہے) کیونکہ جب روزہ دار نے ان چیزوں کو رضائے الٰہی کے لئے چھوڑ دیا۔ جن پر اسکی زندگی کا دارومدار تھا۔ گویا کہ اس نے زندگی کو خیر باد کہکر خدائے قدوس وحدہ لاشریک لہ کا وصال پسند فرمایا بارگاہ الٰہی میں ہر عمل کی جزا اس کے مناسب حال ہوا کرتی ہے۔ ایسے متوکل علی اللہ محب خدا کی جزا یہی ہوسکتی ہے۔ کہ خدائے قدوس اسے تشفی دیں۔ کہ جب تو میرا ہے تو میں تیرا ہوں۔

عن عبداللہؓ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام اے رب انی منعتہ الطعام والشہوات بالنہار فشفعنی فیہ ویقول القرآن منعتہ النوم باللیل فشفعنی فیہ فیشفعان رواہ البیہقی فی شعب الایمان

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن انسان کیلئے (قیامت کے دن) شفاعت کرینگے۔ روزہ کہے گا اے میرے رب میں نے اسے دن کو کھانے اور خواہشات نفسانی سے روکا تھا لہذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمائیے اور قرآن کہے گا میں نے اسے رات کو سونے سے روکا تھا۔ لہذا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرمائیے۔ یہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

حقیقت شفاعت

جس جہان میں ہم بود و باش رکھتے ہیں اسے عالم ناسوت کہتے ہیں اس کے علاوہ تین جہان اور بھی ہیں عالم ملکوت عالم جبروت عالم لاہوت۔ عالم ملکوت کو عالم مثال بھی کہتے ہیں۔ عالم مثال میں یہاں کی ہر ایک چیز کا وجود ہے بلکہ وہاں ان چیزوں کا بھی وجود ہے۔ جن کا وجود اس جہان میں نہیں ہے۔ مثلاً انسان کے اعمال یا روزہ قرآن وغیرہ۔

لہذا قیامت کے دن روزہ اپنے اس مثالی وجود سے مجسم ہو کر بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوگا۔ اور روزہ دار کے حق

بقیہ صفحہ پر